

# تعلیم الاسلام

مُتَبَّعٌ

جناب مولانا حکیم عبدالکحی حسنی راعی بریلوی  
(م ۱۳۴۱ھ)

سابق ناظم ندوۃ العلماء

— ن ا ش ر —

مکتبہ اسلام

۱۷۲/۵۴ معمد علی لین، گوئن روڈ لکھنؤ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

ایڈیشن \_\_\_\_\_ جولائی ۲۰۱۲ء  
کتابت \_\_\_\_\_ محمد نذیر انصاری  
طباعت \_\_\_\_\_ کاکوری آفسیٹ پریس لکھنؤ  
صفحات \_\_\_\_\_ ۶۴  
قیمت \_\_\_\_\_ Rs. 15/-

ملنے کا پتہ  
مکتبہ اسلام، روڈ مارکیٹ، ۴۱ گون روڈ، لکھنؤ

# تعليم الاسلام

مولانا عبدالحی حسنی  
سابق ناظم ندوة العلماء



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
پہلا کلمہ طیب

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ  
سوا اللہ کے کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں

دوسرا کلمہ شہادت

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور اس بات کی  
گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا  
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ  
تو ہے اور ساری تعریف

اسی کے لیے ہے اور اس کے سوا کوئی زندگی کے لائق نہیں اور اس کے سوا کسی پر بھروسہ اور زور نہیں، وہ بڑے مرتبے کا اور سب سے بڑا ہے۔

## چوتھا کلمہ توحید

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ  
الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ سوا اللہ کے کوئی بندگی کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا سا جہی نہیں  
اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے واسطے ساری تعریف ہے وہی جلاتا ہے اور وہی  
مازتا ہے ساری بھلائیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں اور وہی سب چیزوں پر قدرت رکھتا ہے۔

## پانچواں کلمہ رد کفر

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَنَوْعٍ مِنْ  
بِهِ وَأَسْتَغْفِرُكَ مَا أَعْلَمُ وَمَا لَا أَعْلَمُ بِهِ تَبَّتْ عَنْهُ وَ  
أَمْنَتْ وَأَسْلَمَتْ وَأَقُولُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ

اللہ خدا یا میں تجھ ہی سے پناہ چاہتا ہوں اس بات کی کہ میں کسی کو تیرا شریک بناؤں  
اور اس پر ایمان لاؤں اور تجھ ہی سے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں جن کو میں جانتا



صرف مالداروں پر فرض ہیں ان میں سے کسی ایک کا بھی منکر کا فر ہے اور سہل انکاری سے جو چھوڑ دے گا وہ گنہگار ہوگا، ان میں سب سے زیادہ نماز کی تاکید آئی ہے ہمارے حضرت کا حکم ہے کہ جب ارط کا سات برس کا ہو تو اس پر نماز کی تاکید رکھو، اور جب دس برس کا ہو تو مار مار کر نماز پڑھاؤ۔ نماز کسی حالت میں معاف نہیں ہوتی، اگر کسی عذر سے آدمی غسل یا وضو نہیں کر سکتا تو اس کو تیمم کر کے پڑھنا چاہیے۔ اور اگر کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر نہ پڑھ سکتا ہو تو لیٹے لیٹے پڑھنا چاہیے۔ البتہ عورتوں کے معمولی ایام میں ان کے ذمے سے ساقط ہو جاتی ہے۔

## نماز کے اوقات اور رکعتوں کی تعداد

دن اور رات میں پانچ وقت نماز فرض ہے۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء، فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک ہے، ظہر کا وقت آفتاب ڈھلنے کے بعد سے اس وقت تک کہ سایہ ہر چیز کا دو چند ہو جائے۔

۱۔ صبح کو بہت سویرے پورب کی طرف کھڑی سفیدی ظاہر ہوتی ہے جس کے بعد پھر اندھیرا ہو جاتا ہے اس وقت کا نام صبح کا ذب، اس کے بعد سفیدی آسمان کے کنارے کے برابر پھیلی ہوتی ہے اس وقت کا نام صبح صادق ہے ۲۔ سایہ اسی وہ سایہ ہے جو زوال کے وقت

ہوتا ہے - ۱۲

عصر کا وقت ظہر کے بعد سے سورج ڈوبنے تک، عصر کی نماز (بیچ کی نماز) کی سب سے زیادہ تاکید آئی ہے اور جس کی یہ نماز قضا ہو جائے اس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سخت ڈرنے کے قابل الفاظ فرمائے ہیں۔ اس کو اتنی دیر کر کے پڑھنا کہ آفتاب زرد پڑ جائے (جیسا کہ اس وقت عام بیلاج ہے) بہت بُرا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منافق کی نماز فرمایا ہے۔

مغرب کا وقت آفتاب ڈوبنے کے بعد سے شفقِ <sup>لے</sup> ڈوبنے تک، اور عشاءِ مغرب کے بعد سے آدھی رات تک اور طلوعِ صبح تک پڑھ سکتا ہے۔

ان سب وقتوں میں سترہ رکعتیں فرض، بارہ سنت اور تین واجب ہیں فجر کے وقت دو رکعت سنت اس کے بعد دو رکعت فرض ہیں اور ظہر کے وقت چار سنت پھر چار فرض پھر دو سنت، عصر کے وقت چار فرض ہیں، مغرب کے وقت تین

۱۔ شفق اس سرفی کا نام ہے جو سورج ڈھبنے کے بعد مغرب کی طرف آسمان کے کنارہ پر ہوتی ہے۔  
 ۲۔ سنت وہ ہیں جن کو ہمارے حضرت ہمیشہ پڑھتے تھے کبھی چھوڑتے نہ تھے، واجب وہ ہے کہ جس کی فرض کے برابر تاکید آئی ہو مگر فرض سے اس کا درجہ کم ہے، فرض وہ ہے جو قرآن مجید سے ایسی کئی دلیل کے ساتھ ثابت ہو کہ جس میں شبہ نہ ہو اس کے کرنے سے ثواب ہے اور بلا عذر نہ کرنے سے سخت عذاب اور اس کے نہ ماننے سے کفر لازم آتا ہے (باقی صفحہ ۱۰ پر)

فرض دو سنت، عشاء کے وقت چار فرض دو سنت اور اس کے بعد تین رکعتیں واجب ہیں ان تین رکعتوں کا نام وتر ہے۔

## اذان اور جماعت کا بیان

جس وقت اذان سنوسب کام چھوڑ کر مسجد کو جاؤ اور اذان سن کر یہ دعا پڑھو۔

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ السَّعُودَةِ السَّامَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ أَتِي مُحَمَّدٍ  
الْوَيْسِلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَأَبْعَثَهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ  
وَأَرْزُقْنَا شِفَاعَتَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ -  
(ترجمہ) اے اللہ مالک اس پوری پکار کا اور زقائم ہونے والی نماز کا ہے محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کو وسیلہ رحمت کا ایک بہت بلند درجہ ہے، اور فضیلت اور پہنچان کو مقام  
محمود تک جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے اور نصیب کر ہم کو ان کی شفاعت قیامت کے  
دن بیشک تو وعدہ خلا فی نہیں کرتا۔

جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب اکیلے پڑھنے سے ستائیس حصے زیادہ ملتا ہے

(بقیہ جانشیہ صفحہ ۹) نقل وہ ہے جس کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کیا ہو اسے  
کھنڈے سے ثواب ہے اور نہ کرنے میں عذاب نہیں اسی کو مستحب بھی کہتے ہیں۔

اتنا ثواب کھو دینا بڑی نادانی ہے۔ اگر غسل کی ضرورت ہو تو پہلے غسل کرنا چاہیے  
 ورنہ وضو کر کے ادب اور قرینے سے جماعت کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنا  
 چاہیے۔ مسجد میں لین دین کی باتیں کرنا یا لڑنا جھگڑنا ناجائز نہیں۔

اذان پانچوں نمازوں اور جمعہ کے لئے سنت ہے۔ ہر نماز کے لئے  
 اذان اس کے وقت میں دینی چاہیے۔ اذان دیتے وقت موذن قبلہ کی  
 طرف منہ کر کے شہادت کی دونوں انگلیاں کانوں میں رکھے، اور ٹھہر ٹھہر  
 کر اذان کہے، مگر گائے نہیں۔ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (اؤ نماز کے لئے) کہتے  
 وقت دائیں طرف اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (اؤ بھلائی کے لئے) کہتے وقت  
 بائیں طرف منہ کر لے، اخیر میں اللہ اکبر کہتے وقت پھر قبلہ کی طرف منہ کر لے  
 صبح کی اذان میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ  
 (نماز بہتر ہے نیند سے) دو مرتبہ کہنا چاہیے۔

## کلمات اذان

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ  
 حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ  
 حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ



تین بار دلہنے ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالو۔ اور بائیں ہاتھ سے صاف کرو، پھر تین بار منہ کو دھوؤ، ہاتھ کے بالوں سے ٹھڈی کے نیچے تک اور اس کان کی لو سے اس کان کی لو تک پھر داہنا ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھو کر بائیں ہاتھ کہنیوں سمیت تین دفعہ دھولو۔ اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کرو، اور انگوٹھی چھلہ چوڑی کنگن جو کچھ ہاتھوں میں پہنے ہو، ہلا لو کہیں سوکھانہ رہ جائے۔ پھر ایک بار سارے سر کا مسح کرو۔ پھر کان کا مسح کرو، اندر کی طرف کا کلمہ کی انگلی سے اور کان کے اوپر کی طرف کا انگوٹھوں سے مسح کرو، کان کے مسح کے لئے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں ہے پھر داہنا پاؤں کھنوں سمیت تین بار دھو کر بائیں پاؤں کھنوں سمیت تین بار دھو ڈالو، اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے انگلیوں کا خلال کرو، اور وضو کرتے ہوئے یہ

دعا پڑھو۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ  
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَابِينَ  
وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ  
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔

(توجہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

ہے۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں یا اللہ مجھے توبہ کرنیوالوں میں کر دے، اور مجھے پاکبازوں میں کر دے، اے اللہ تو پاک ہے، اور تیری تعریف کے ساتھ مغفرت چاہتا ہوں۔ اور تیرے دربار میں توبہ کرتا ہوں۔

## غسل کرنے کا طریقہ

غسل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پہونچوں تک دھو کر بدن سے ناپاکی دور کرو۔ پھر وضو کرو۔ اگر چوکی پر غسل کرنے کا اتفاق ہو تو پاؤں بھی دھو لو، اور اگر ایسی جگہ ہو کہ پاؤں کیچڑ میں بھر جائیں گے، اور بعد غسل پھر دھونے پڑیں گے تو سارا وضو کر دیاؤں کو چھوڑ دو۔ پھر وضو کے بعد تین بار سارے بدن پر اس طرح پانی ڈالو کہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہے۔ پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاک جگہ میں آکر پاؤں دھو ڈالو۔ اور اگر وضو کرتے وقت پاؤں دھولے ہیں۔ تو اب کچھ حاجت نہیں۔

مسئلہ۔ وضو کرتے ہوئے غسر غسرہ کر کے سارے منہ میں پانی پہونچا دینا چاہیے۔ اور اگر روزہ ہو تو غرہ

نہ کیا جائے کہ شاید حلق میں کچھ پانی چلا جائے۔  
 مسئلہ - عورتوں کے بال گندھے ہوں تو ان کا کھولنا ضروری  
 نہیں۔ جڑوں میں پانی پہنچا دینا چاہیے۔ اگر جڑوں میں بھی پانی  
 پہنچ سکتا ہو تو کھول ڈالنا چاہیے۔ مرد کے اگر بڑے بڑے بال  
 ہوں۔ اور چوٹی گندھی ہو تو اس کو کھول کر سب بالوں کا بھگوننا  
 ضروری ہے۔

## تیمم کا بیان

اگر پانی نہ ملتا ہو یا غسل و وضو کرنے سے بیماری کے بڑھ جانے  
 کا ڈر ہو تو اس وقت غسل و وضو کی جگہ تیمم کر لینا درست ہے اس کی  
 ترکیب یہ ہے۔

دل میں نیت کرو کہ تاپاکی دور ہونے اور خدا کی رضا مندی حاصل  
 کرنے کو میں تیمم کرتا ہوں، پھر پاکٹی پر دونوں ہاتھ مار کے منہ پر پھیرو پھر  
 اسی طرح ہاتھ ٹی پر مار کے دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت پھیرو، پہلے داہنے  
 ہاتھ سے بائیں پر پھر بائیں ہاتھ سے داہنے ہاتھ پر مگر اس طرح پھیرنا چاہیے  
 کہ جس قدر منہ اور ہاتھ کا دھونا فرض ہے سب جگہ پہنچ جائے۔ اور اگر  
 ہاتھ میں انگوٹھی یا چھلا ہو تو ہلا لینا چاہیے۔ جن لوگوں کو پانی نقصان

کرتا ہے اور وہ نماز قضا کر دیتے ہیں تیمم نہیں کرتے تو وہ بہت بڑا کرتے ہیں۔ خدا کے حکم سب برابر ہیں کیا پانی کیا مٹی۔ بندے کا شک باوجود اس کرنا بیجا ہے۔

مسئلہ۔ مٹی کے سوا اور چیز مٹی کے قسم سے ہو اس پر تیمم درست ہے جیسے گچ۔ چونا۔ پتھر وغیرہ اور جو چیز مٹی کی قسم سے نہ ہو اس سے تیمم درست نہیں۔ جیسے لکڑی۔ کپڑا وغیرہ۔ اگر ان چیزوں پر گر دہو تو البتہ درست ہے۔

## نماز پڑھنے کی ترکیب

اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہو تو جب امام اللہ اکبر کہے۔ تم اس وقت کی نماز کی نیت کر کے (زبان سے کہنا ضروری نہیں) دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہو۔ اور نائے کے نیچے باندھ لو۔ اور عورتیں مونڈھوں تک ہاتھ اٹھا کر سینے پر باندھ لیں۔ داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر ہو۔ پھر آہستہ آہستہ یہ دعا پڑھو۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى  
جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

(ترجمہ) اے اللہ تو خوبیوں والا ہے اور نام تیرا مبارک ہے۔ اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

پھر چپ ہو رہو اور امام اگر بلند آواز سے پڑھتا ہو تو دھیان لگا کر سنو جب وہ سورہ فاتحہ ختم کر چکے تو آہستہ سے آمین کہو، پھر چپ رہو، اور اگر جماعت کے ساتھ پڑھنے کا اتفاق نہ ہو تو اسی ترکیب سے ہاتھ باندھ کر پہلے وہی دعا پڑھو اور اس کے بعد اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

(ترجمہ) خدا کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے شروع کرتا ہوں اللہ مہربان اور رحم کرنے والے کے نام سے۔

بھی ملاو، پھر سورہ فاتحہ پڑھو، پھر کوئی سورہ ملا کر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کو جھکوا اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ (میرا رب عظمت والا ہے) کہو پھر رکوع سے سراٹھاتے ہوئے امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ (اللہ سنتا ہے جو اس کی خوبیاں بیان کرتا ہے) کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (اے ہمارے رب تیرے واسطے سب خوبیاں ہیں) کہو، اور اگر اکیلے ہو تو تم خود سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے ہوئے سراٹھاؤ اس کے بعد رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جاؤ، امام کو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ نہ کہنا چاہیے سجدے

میں کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى (میلارب سب سے بلند) کہو۔ سجدہ یوں کرو کہ پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ کیے رکھو۔ پھر ناک پھر ماتھا زمین پر اس طرح رکھو کہ دونوں ہاتھوں کے بیچ میں آجائے، اور بازو کو بغل سے اور پیٹ کو زانو سے اور ہاتھوں کو زمین سے دور رکھو، اور عورتوں کو یہ سب ملا کر رکھنا چاہیے اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سر اٹھا کر اور خوب سیدھے بیٹھ کر کہو:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَأَرْزُقْنِي وَاجْعَلْ رِزْقِي وَارْقَعْنِي۔

(ترجمہ) اے خدا مجھے بخش اور مجھ پر رحم کر اور مجھے اپنا راستہ بتا۔

اور مجھے عطا فرما۔ اور میرا نقصان دور کر اور مجھے سرفراز کر۔

اور اگر سب نہ کہہ سکو تو صرف اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي کہہ لینا کافی ہے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جاؤ اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى (میلارب سب سے بلند) کہہ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھو، مگر جو دعا پہلے پڑھی تھی یعنی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اس کو اب نہ پڑھو صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ چپکے سے کہہ کر سورۃ فاتحہ شروع کر دو۔ جب یہ رکعت بھی ہو جائے تو سجدہ سے اٹھ کر داہنا پیر کھڑا کر کے انگلیاں اس کی قبلہ کی طرف کرو اور بائیں

پیر چھپا کے اس کے اوپر بیٹھو، اور عورتیں دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کے بیٹھیں، اس کے بعد دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ رخ کر کے دونوں زانووں پر رکھ کر التَّحِيَّات پڑھو۔

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ  
 اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ  
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

(ترجمہ) سب سلام اور رحمتیں اور پاک چیزیں خدا ہی کے لئے ہیں۔ اے اللہ کے نبی تم پر خدا کی رحمت اور سلام ہو اور اس کی برکت نازل ہو اور سلام ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر ہو میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اقرار کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اور جب کلمہ پڑھیں تو بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر کلمہ کی انگلی کو اٹھا دو اور اگر تین یا چار رکعت پڑھنا ہو تو اس سے زیادہ نہ پڑھو، بلکہ فوراً اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہو اور ایک یا دو رکعتیں اسی طرح سے پڑھو۔ مگر ہاں فرض نماز میں کچھلی ایک یا دو رکعتوں میں الحمد کے ساتھ کوئی اور سورۃ نہ تلائی جائے پھر جب تیسری یا

جو تھی رکعت پر بیٹھو تو پہلے التحیات پڑھو اور پہلی دفعہ کی طرح جب کلمہ پر پہنچو تو کلمہ کی انگلی اٹھا دو اور سلام پھیرنے تک اٹھائے رکھو۔ التحیات کے بعد یہ درود پڑھو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى  
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ  
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
 وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

(ترجمہ) اے اللہ حضرت محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما  
 جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم اور ان کی آل پر نازل فرمائی ہے۔  
 یقیناً تو تمام خوبیوں والا ہے۔ اے اللہ تو بکرت نازل کر حضرت محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر جیسی بکرت نازل کی ہے حضرت ابراہیم  
 اور ان کی آل پر یقیناً تو خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔

پھر یہ دعا پڑھو۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا  
 عَذَابَ النَّارِ

(ترجمہ) اے اللہ ہم کو دے دنیا اور آخرت میں بھلائی اور جہنم کے عذاب

سے بچا۔

یا یہ دعا پڑھو۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ  
عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَ  
أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ -

(ترجمہ) اے اللہ تم کو بچا عذاب جہنم اور عذاب قبر سے، اے اللہ سپناہ

مانگت ہوں زندگی اور موت کی آزمائش اور مسیح و دجال کے فتنہ کے شر سے،

یا کوئی اور دعا پڑھو جو حدیث اور قرآن مجید میں آئی ہو پھر اپنی دائیں طرف سلام

پھیرو اور کہو۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ (سلام ہو تم پر اور اللہ

کی رحمت)

پھر یہی کہہ کر بائیں طرف سلام پھیرو۔ اگر اکیلے ہو تو سلام پھیرتے وقت یہ سمجھو کہ  
ان فرشتوں کو تم نے سلام کیا ہے جن کو حفاظت کے واسطے اللہ نے مقرر

فرمایا ہے۔ یا جو وہاں موجود ہیں اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہو تو یہ

بھی خیال رہے کہ امام اور داہنے اور بائیں جانب کے مقتدیوں کو سلام

کرتے ہو اور امام خیال کرے کہ دونوں طرف کے مقتدیوں کو سلام کرتا ہے۔

## نماز کے ضروری ضروری مسئلے

یہ یاد رہے کہ جب نماز میں کھڑے ہو تو خوب سیدھے ہو کر کھڑے ہو۔

اور دونوں پاؤں پر برابر بوجھ رہے اور کھڑے ہونے کی حالت میں سجدے کی جگہ نگاہ رہے اور رکوع میں پیروں کی انگلیوں پر نگاہ رہے اور سجدے میں دونوں آنکھوں کے بیچ میں اور قعدہ میں اپنے سینے کے نیچے نگاہ رہے کھجلانا اور کپڑے سمیٹنا برا ہے جمائی بھی نہ لینا چاہیے، اور اناہ سے پہلے رکوع اور سجدہ میں جانا یا سر اٹھانا بڑا گناہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ ایسا کرنے والے کا سر قیامت میں گدھے کا سا ہو جائے گا۔ ننگے سر اور ننگے بدن بھی نماز پڑھنا برا ہے اور یہ بہت نامعقول بات ہے کیچھے خاصے کپڑے پہن کر کسی سے ملنے گئے اور وہاں سے آکر کپڑے کھونٹی پر لٹکا دیئے اور ایک آدھ کپڑا لپیٹے ہوئے نماز کو کھڑے ہو گئے۔

## مسئلہ

قصداً یا بھولے سے نماز میں بول اٹھنے یا آف اور ہائے کرنے یا بے ضرورت کھنکاسنے اور گلا صاف کرنے سے جس سے ایک آدھ حرف بھی پیدا ہو جائے، یا کوئی چیز منہ میں دبی ہے اس کو کھانے یا پینے سے یا اتنا مڑنے سے کہ سینہ قبلہ سے پھر جائے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ لاچارگی سے کھنکارنا درست ہے۔ یا چنے سے کوئی چھوٹی چیز منہ میں اٹکی ہو، اس کو نکلنے سے بھی نماز نہیں ٹوٹتی۔

## مسئلہ

نماز میں اپنے کپڑے یا زیور سے کھیلنا، کنکریوں کو ہٹانا، انگلیاں چٹخانا، کوٹھے پر ہاتھ رکھنا، دائیں بائیں مڑ کے دیکھنا، کپڑوں کو سمیٹنا تاکہ مٹی نہ بھرنے پائے مکروہ ہے۔ اس سے نماز تو نہیں ٹوٹتی، مگر ثواب کم ہو جاتا ہے۔

## مسئلہ

نماز کے سامنے سے کوئی چلا جائے یا کتابی بکری وغیرہ کوئی جانور نکل جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی لیکن سامنے سے جانے والے آدمی کو بڑا گناہ ہوگا، اس لئے ایسی جگہ نماز پڑھنا چاہیے جہاں آگے سے کوئی نہ نکلے اور پھرنے چلنے میں لوگوں کو تکلیف نہ ہو اور اگر ایسی جگہ نہ ملے تو اپنے سامنے لکڑی گاڑے جو کم سے کم ایک ہاتھ لمبی اور ایک انگل موٹی ہو۔

## مسئلہ

نماز پڑھنے میں بھولے سے کسی نے الحمد نہیں پڑھی فقط سورۃ پڑھ لی یا پہلے سورۃ پھر الحمد پڑھی یا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورۃ نہیں ملائی، یا سنت و نقل کی چاروں رکعتوں میں یا کسی ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی یا الحمد پڑھ کر سوچنے لگے کہ کون سی سورۃ

ملاؤں اور اس میں اتنی دیر ہو گئی کہ تین بار سبحان اللہ کہہ سکتے ہیں یا التَّحِيَّاتِ پڑھ کر سوچنے لگے کہ میں نے چار رکعتیں پڑھی ہیں یا دو اور اس میں بھی اتنی ہی دیر لگ گئی یا سورۃ کے پڑھنے کے بعد کچھ سوچنے لگے اور رکوع کرنے میں اتنی ہی دیر لگ گئی یا چار رکعت والی نماز میں جب دو رکعت پر بیٹھے تو التَّحِيَّاتِ پڑھ کر درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اتنا یا اس سے زیادہ پڑھ گئے تو ان سب صورتوں میں اخیر رکعت میں فقط التَّحِيَّاتِ پڑھ کر اور ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرنا چاہیے، پھر بیٹھ کر التَّحِيَّاتِ درود اور دعا پڑھ کر حسب معمول سلام پھیر جائے، اسی کو سجدہ سہو کہتے ہیں۔

## مسئلہ

تین رکعت یا چار رکعت والی نماز میں بیچ میں بیٹھنا بھول گئے اور دو رکعت پڑھ کر قیسری کے واسطے کھڑے ہو گئے تو اگر آدھا دھڑا بھی سیدھا نہ ہوا ہو تو بیٹھ جانا چاہئے اور التَّحِيَّاتِ پڑھ کر کھڑے ہونا چاہئے۔ اور اگر سیدھا کھڑا ہو چکا ہے تو نہ بیٹھے نماز پوری کر کے سجدہ سہو کر لے۔

## مسئلہ

اگر چوتھی رکعت پر بیٹھنا بھول گیا ہو تو اگر آدھا دھڑا بھی سیدھا نہ ہوا ہو تو بیٹھ جائے اور التَّحِيَّاتِ و درود دعا پڑھ کر حسب معمول سلام

پھر دس سجدہ سہونہ کرے اور اگر بیدھا کھڑا ہو گیا ہے اور الحمد پڑھ لی ہے یا سورۃ بھی تلائی ہے، یا رکوع بھی کر لیا ہے تو ان سب صورتوں میں بھی بیٹھ جانا چاہئے۔ اور التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کر لینا چاہئے۔

## نماز وتر کی ترکیب

وتر کی تین رکعتیں ہیں، دو رکعتوں کو پڑھ کر بیٹھو اور التحیات پڑھ کر اٹھ کھڑے ہو۔ پھر الحمد اور کوئی سورۃ پڑھ کر اللہ اکبر کہو اور کندھوں تک ہاتھ اٹھا کر باندھ لو۔ پھر دعائے قنوت پڑھ کر رکوع کرو، اور تیسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات پھر دو دفعہ پڑھا پڑھ سلام پھیرو۔

## دعائے قنوت یہ ہے

اللَّهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ  
عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْحَمْدَ وَنَشْكُرُكَ وَلا نَكْفُرُكَ  
وَ نَخْلَعُ وَنَتْرَمُكَ مَنْ يَفْجُرُكَ اللَّهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ  
لَكَ نُصَلِّيُ وَنَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعِي وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو اَرْحَمَتَكَ  
وَ نَخْشِيْ عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُدْحِقٌ -  
(ترجمہ) اے اللہ ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، اور تجھ ہی سے بخشش

چاہتے ہیں۔ اور تجھ ہی پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری ہی خوبیاں بیان کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور ناشکری نہیں کرتے اور علیحدگی اور بیزاری ظاہر کرتے ہیں ان لوگوں سے جو تیری نافرمانی کرتے ہیں اے اللہ تجھ ہی کو ہم پوجتے ہیں اور تیری نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرت دوڑتے ہیں اور خدمت میں حاضر ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ یقیناً تیرا عذاب منکروں کو پہنچنے والا ہے۔

اگر یہ دعایا دنہ ہو تو اور کوئی دعا پڑھ سکتے ہو جو حدیث و قرآن میں آئی ہے

## مسئلہ

اگر تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا یا دنہ رہے رکوع میں جا کر یاد آئے تو اب نہ پڑھنا چاہئے۔ سہو کا سجدہ کر لیا جائے نماز ہو جائے گی۔

## نماز جمعہ کا بیان

جمعہ کے دن دوپہر کے بعد اذان کے بعد سے جب تک نماز نہ ہو جائے خرید و فروخت اور دنیا کا کوئی کاروبار نہ کرو۔ نہادھو

کہ صاف کپڑے بدل لو۔ اور مسجد جا کر نماز کا انتظار کرو۔ جب خطبہ شروع ہو جائے تو بہت جی لگا کر سنو اور کسی سے گفتگو نہ کرو۔ یہاں تک کہ کوئی باتیں کر رہا ہو تو اس کو منع بھی نہ کرو اور اشارہ بھی نہ کرو۔ فرض نماز سے پہلے چار رکعت سنت اور چھ رکعت بعد کو پڑھنی چاہئے۔ فرض دو ہی رکعتیں ہیں اور جماعت ہی کے ساتھ ادا ہو سکتی ہیں۔ اگر کسی عذر سے جماعت نہ ملے تو ظہر کی نماز پڑھنی چاہئے۔

## دو رکعت عیدین کا بیان

عیدین کی نماز بھی دو گانہ ہے جیسے جمعہ کی۔ فرق اس قدر ہے کہ عیدین کے خطبے نماز کے بعد پڑھے جاتے ہیں اور جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے۔ جمعہ کی نماز جامع مسجد میں اور عیدین کی نماز شہر سے باہر عید گاہ میں پڑھنی مسنون ہے۔ جب عیدین کی نماز کو چلو تو اشارہ راہ میں اس تکبیر کو کہتے ہوئے جاؤ۔ **اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ**۔

(توجہ) اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے سب تعریف ہے۔

عید الفطر میں آہستہ آہستہ تکبیر کہنا چاہیے۔ اور عید الاضحیٰ میں  
 پکار کر۔ یہ بھی مسنون ہے کہ عید گاہ کو ایک راستے سے جائے اور دوسرے  
 راستے سے پلٹے۔ نماز کی ترکیب وہی ہے جو جمعہ کی نماز کی بیان ہو چکی  
 ہے۔ فرق اتنا ہے کہ اس میں چھ تکبیریں زائد ہیں، تین تکبیریں پہلی  
 رکعت میں دعا پڑھنے کے بعد اور الحمد سے پہلے اور تین تکبیریں دوسری  
 رکعت میں سورۃ پڑھنے کے بعد اور رکوع سے پہلے۔ جب نماز کی نیت  
 باندھی جائے تو اصلی تکبیروں سے زائد چھ تکبیروں کی نیت کر لی جائے  
 اس نماز سے پہلے اور سچے سنت نہیں۔

## فائدہ

نویں ذی الحجہ کی صبح سے تیرھویں ذی الحجہ کی شام تک ہر فرض  
 نماز کے بعد جو جماعت سے ادا کی جائے باواز بلند تکبیر کہنا واجب ہے  
 اسی کو تکبیرات تشریفی کہتے ہیں۔

## نماز قصر کا بیان

جو شخص تین منزل چلنے کا قصد کرے گھر سے نکلے وہ مسافر ہے  
 جب اپنے شہر کی آبادی سے باہر ہو جائے تو وہ ظہر، عصر اور عشاء کی فرض

بجائے چار رکعتوں کے دو دو رکعت پڑھے اور سنتوں کا یہ حکم ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے سوا اور سنتیں چھوڑ دینا درست ہے اور اگر جلدی نہ ہو، نہ اپنے ساتھیوں سے بچھڑ جانے کا ڈر ہو تو سفر میں بھی پوری پوری پڑھے ان میں کمی نہیں ہے۔ فجر، مغرب اور وتر کی نمازوں میں بھی کمی نہیں ہے۔

## مسئلہ

راستے میں اگر کہیں ٹھہر جانے کا اتفاق ہو تو اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو وہ مسافر ہے چار رکعت والی فرض نماز میں قصر کرتا رہے اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر لی ہے تو وہ مسافر نہیں رہا۔

## مسئلہ

دو چار دن کے لئے راستے میں ٹھہر جانا ہوا اور کچھ ایسی باتیں پیش آگئیں کہ جانا نہیں ہوا۔ روزانہ نیت بھی ہوتی رہی کہ کل پرسوں چلے جائیں گے اسی طرح پندرہ بیس دن گزر گئے یا مہینوں لگ گئے۔ مگر کبھی پندرہ دن رہنے کی نیت نہیں ہوئی تب بھی وہ شخص مسافر ہے گا قصر کرتا رہے۔

## مسئلہ

اگر کسی کی نماز فرض سفر میں قضا ہوگئی تو گھر پہنچ کر بھی ظہر اور عصر اور عشا کی دو دور کعتیں قضا کرے اور اگر سفر سے پہلے نمازیں قضا ہو چکی ہیں تو سفر میں چار چار کعتیں قضا کرے۔

## ریل پر نماز پڑھنے کا حکم

ریل پر نماز پڑھنے کا حکم یہ ہے کہ چلتی ریل پر نماز پڑھنا درست ہے اگر کھڑے ہو کر پڑھنے سے سر گھومتا ہو یا گرنے کا خوف ہو تو بیٹھ کر پڑھنا چاہئے۔ نماز پڑھتے میں ریل پھر جائے اور منہ قبلہ کی طرف سے ہٹ جائے تو اگر ممکن ہو تو نماز ہی میں گھوم جائے اور قبلہ کی طرف منہ کرے اور اگر یہ نہ ہو سکتا ہو تو جبراً منہ ہو گیا ہے رہنے دے گھومنے اور پھرنے کی کچھ ضرورت نہیں،

## نماز جنازہ کا بیان

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے، ایک کے پڑھنے سے سب کے ذمہ سے اتر جاتی ہے۔ جنازہ کی نماز کھڑے کھڑے پڑھی جاتی ہے اس میں چار تکبیریں ہیں پہلی تکبیر کے بعد وہی دعا پڑھو جو نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھی جاتی ہے دوسری تکبیر کے بعد وہی درود جو نماز میں پڑھا جاتا

ہے تیسری تکبیر کے بعد دعا پڑھو۔ چوتھی کے بعد سلام پھیرو۔  
 اگر مردہ جوان یا بوڑھا ہو تو یہ دعا پڑھو۔ عورت اور مرد کا اس  
 میں کچھ فرق نہیں دعایہ ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَ  
 كَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَيَّ  
 الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَيْتَهُ مِنَّا تُوفَّهُ عَلَيَّ الْإِيمَانَ ط

(ترجمہ) اے اللہ بخش دے ہمارے زندوں، مردوں، حاضر، غائب،  
 چھوٹے، بڑے مرد اور عورت کو۔ اے اللہ تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے  
 دین اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو مارا ایمان پر مار۔

اگر لڑکا ہے تو یہ دعا پڑھو۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا قَرِيبًا وَاجْعَلْهُ لَنَا اجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ  
 لَنَا سَافِعًا وَمُشَفَّعًا۔

(ترجمہ) اے اللہ اس کو ہمارے لئے پیشرو بنا دے اور اس کو ہمارے  
 لئے اجر اور ذخیرہ کر اور ہمارے لئے سفارش کرنے والا، وہ جس کی  
 سفارش قبول کی گئی۔

اور اگر لڑکی ہو تو یہ دعا پڑھو۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا قَرِيبًا وَاجْعَلْهَا لَنَا اجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهَا

## لِنَاشِئَةٍ وَمُسْتَفْعَةٍ۔

(ترجمہ) اے اللہ اس کو ہمارے لئے پیشرو بنا دے اور کر دے ہمارے لئے اجرا و ذخیرہ اور بنا دے ہمارے لئے سفارش کرنے والی اور وہ جس کی سفارش قبول کی گئی۔

## زیارت قبور

قبر کے پاس جا کر اس دعا کو پڑھنا چاہیے۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ أَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَكُمْ خَلْفٌ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلكُمْ الْعَافِيَةَ۔

(ترجمہ) اے قبر والو تم اگلے ہو اور ہم تمہارے پچھلے اور ہم تم سے انشاء اللہ ملنے والے ہیں اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے امن و عین مانگتے ہیں۔ اس کے بعد قرآن مجید کی جو سورتیں یا آیتیں یاد ہوں ان کو پڑھ کر مردے کو ثواب پہنچایا جائے۔ سورہ یسین اور تبارک الذی اور الہکم التکاثر اور قل ہو اللہ اور الحمد اور سورہ یقرہ کے شروع کی آیتیں مفاخون تک کا پڑھنا اور بھوکوں کو کھانا کھلانا اور پیاسوں کو پانی پلانا مردے سے عذاب قبر کے دفع کرنے میں بہت تاثیر رکھتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## فضائلِ رمضان

ہمارے حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ رمضان المبارک کی پہلی رات کو شیطان اور جن قید کر دیئے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور حق تعالیٰ کی جانب سے ایک منادی یہ آواز دیتا ہے کہ جو ثواب کا خواہش مند ہو وہ آئے اور جو بدکاری پر آمادہ ہو وہ اس سے باز رہے۔

فرمایا کہ اس مبارک مہینے کی ہر شب کو اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو دوزخ سے نجات عطا فرماتا ہے۔ فرمایا کہ اس مہینے کے تین حصے میں پہلا حصہ رحمت کا ہے، دوسرا گناہوں سے نجات کش کا، تیسرا دوزخ سے آزادی ملنے کا۔

فرمایا کہ اس مہینے میں جو شخص اپنے غلاموں کے بوجھ کو ہلکا کر دیتا ہے اس کے گناہوں کو خدا بخش دیتا ہے اور اس کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔

فرمایا کہ مہینے میں جو شخص روزہ رکھ کر کوئی نیک کام کرتا ہے اس کو فرض کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اور جو فرض ادا کرتا ہے اس کو ستر فرض کا ثواب ملتا ہے۔

## رمضان کے روزہ کا بیان

حضرت نے فرمایا ہے کہ جو رمضان میں دن کو روزے رکھتا ہے اور رات کو نمازیں پڑھتا ہے ایمان اور دل جمعی کے ساتھ، تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام کئے ہوئے گناہوں کو معاف فرماتا ہے یہ بھی فرمایا ہے کہ جنت کے دروازوں میں سے ایک کا نام ریان ہے اس دروازے سے جنت میں صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ اور جو اس دروازے سے داخل ہوگا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ بھی ارشاد فرماتا ہے کہ ہرنیکی کے عوض میں اس کا دس گنا ثواب دیا جائے گا۔ سات سو گنا تک اور روزہ خاص میرے لئے ہے، میں خود اس کا بدلا دوں گا (اور) روزہ عذاب دوزخ کی سپر ہے (اور) جو بولے، روزہ دار کے منہ سے آتی ہے۔ وہ حق تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص کسی روزہ دار کا

روزہ کھلواتا ہے تو اس شخص کو بھی اس روزے کا ثواب ملتا ہے۔ جیسا کہ اس روزہ دار کو۔ اور روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہیں کی جاتی۔

صحابہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر کسی کو اتنی بقدت کہاں ہے کہ وہ کسی کا روزہ کھلوائے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص ایک گھونٹ دودھ یا ایک چلو پانی یا ایک کھجور سے بھی روزہ کھلوائے گا اس کو بھی خدا یہی ثواب دے گا۔

فرمایا جو شخص کسی روزہ دار کا پیٹ بھرے گا، اس کو خدا میرے حوض کوثر کا پانی پلائے گا۔ جس کے پینے کے بعد آدمی کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

## روزے کے احکام

فرض رمضان اور تذر معین اور نفل کے روزوں کی نیت شب کو یا دن میں زوال سے پہلے ہو سکتی ہے اس کے بعد صبح نہیں، ان روزوں کے سوا جو روزے ہیں مثل تذر غیر معین وغیرہ کے۔ اس میں رات ہی سے نیت کرنا شرط ہے۔

## مسئلہ

رمضان میں فرض و نفل کا ارادہ کرنے کے بعد مطلق نیت کرنے سے وہ روزہ فرض ہی میں شمار کیا جاتا ہے بشرطیکہ روزہ واجباً مسافر یا مریض نہ ہو۔ مسافر اور مریض کو اجازت ہے کہ وہ سفر اور مرض کی حالت میں روزہ نہ رکھیں۔ لیکن جب سفر یا مرض جاتا ہے تو قضا ان پر واجب ہے۔

## مسئلہ

روزہ میں بھول کر کھانا کھا لینے یا پانی پی لینے سے روزہ نہیں جاتا۔

## مسئلہ

حلق میں غبار یا کھٹی یاد دھویں کے گھس جانے سے روزہ نہیں جاتا۔ اور اگر قصداً اس نے ان چیزوں کو حلق کے نیچے اتارا ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

## مسئلہ

تیل ڈالنے، سرمہ لگانے، تری کے اثر کو جو کلی کے بعد منہ میں رہ

لے جیسے حقہ پینے میں دھویں کو حلق کے نیچے اتارا جاتا ہے۔

جاتا ہے نفوک کے ساتھ نکل لینے۔ دانتوں کی رخیوں سے خون بہہ کر حلق کے نیچے اتر جانے، کان میں پانی کے چلے جانے یا تھوڑی سی تے کے کرنے یا از خود منہ بھرتے ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

## مسئلہ

کسی نے حقنہ لیا یا ناک سے کوئی چیز سڑکی یا کان میں تیل ڈالا یا زخم میں دوا لگائی اور وہ دوا یا تیل یا اور کوئی چیز سیٹ میں یا داغ

لے جو سائل بچوں کے فہم اور انکی استعداد سے زیادہ ہیں وہ حاشیے میں درج کئے جا رہے ہیں۔  
 مسئلہ: بوسہ لینے یا خواب میں صحبت کرنے اور انزال ہو جانے سے بھی روزہ نہیں جاتا۔  
 ایسے ہی بیماری کی حالت میں محض نظر یا فکر سے انزال ہو جانے پر بھی روزہ نہیں جاتا مگر ایسا کرنے سے روزہ کا ثواب کم ہو جاتا ہے بھول کر جماع کرنے سے بھی روزہ نہیں جاتا مسئلہ اگر کسی کے حلق کے نیچے دھوکے سے پانی اتر گیا رات کے دھوکے میں اس نے جماع کیا اور صبح تکلی پھر ان سب صورتوں میں اس نے یہ سمجھ کر کہ روزہ جاتا رہا قصداً روزہ توڑ دیا تو اس پر قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔  
 مسئلہ: رونے کے اوقات میں قصداً صحبت کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا و کفارہ دونوں لازم آتے ہیں۔ مسئلہ: اگر کسی کے حلق کے نیچے دھوکے سے پانی اتر گیا یا زبردستی اسکے حلق میں پانی یا کھانا ڈالا گیا یا اس نے خود بھول کر کھاپی لیا پھر ان سب صورتوں میں اس نے یہ سمجھ کر کہ روزہ جاتا رہا قصداً روزہ توڑ دیا تو اس پر قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔

میں پہنچ گئی یا منہ بھرتے کی تو روزہ جاتا رہا قضا واجب ہے۔

### مسئلہ

اگر ایسی کوئی چیز نکل گیا جو عادتاً کھائی نہیں جاتی تو بھی روزہ جاتا رہا اس روزے کے بدلے میں دوسرا روزہ اس کو رکھنا چاہیے، اسی کو قضا کہتے ہیں۔

### مسئلہ

جس نے رات کے دھوکے میں سحری کھائی حالانکہ رات نہ تھی یا غروب آفتاب کے دھوکے میں افطار کیا حالانکہ آفتاب نہیں ڈوبا تھا تو دونوں صورتوں میں روزہ جاتا رہا۔ اور قضا اس کی واجب ہوگی۔

### مسئلہ

جس نے رات کے دھوکے میں سحری کھائی اور غروب آفتاب کے دھوکے میں افطار کر لیا اس کو اس وقت سے آفتاب ڈوبنے تک روزہ توڑنے والی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اسی طرح دن رہے مسافر گھر پہنچ جائے یا دیوانہ اور بیمار اچھا ہو جائے یا حالِ صفا پاک ہو جائے تو اس وقت سے آفتاب ڈوبنے تک ان کو روزہ توڑنے والی چیزوں سے احتیاط رکھنا ضروری ہے۔

## مسئلہ

قصداً کھانے یا پیئے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور کفارہ عائد ہوتا ہے یعنی ایک غلام آزاد کرنا یا ساٹھ دن کے پلے درپلے روزے رکھنا یا ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلانا۔

## مسئلہ

روزہ کھولنے میں جلدی اور کھری کھانے میں دیر کرنا مستحب ہے بلا غدر روزے میں کسی چیز کا مزہ چکھنا غیبت کرنا اور تھوٹ بولنا اور لڑنا مکروہ ہے۔

ہمارے حضرتؑ نے فرمایا ہے کہ روزہ دار بری بات کہنے اور کرنے کو روزے میں ترک نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی حاجت نہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ روزے میں اگر تم سے کوئی شخص بھالت کرتا ہو تو نرمی سے اس سے کہہ دو کہ ہم روزے سے ہیں۔

## تراویح کا بیان

قیام رمضان سے مراد تراویح ہے ہمارے حضرتؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں راتوں کو ایمان اور دل جمعی کے ساتھ قیام

لے روزہ کی حالت میں بوسہ لینا اور برہنہ ہونا۔ معانقہ کرنا مکروہ ہے۔

کرنے گا یعنی نمازیں پڑھے گا تو اس کے لئے ہوتے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

### مسئلہ

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بیس رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہے سفیان ثوریؒ۔ عبداللہ بن مبارکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک بھی بیس رکعتیں ہیں امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ میں علماء کو پیش ہی رکعت پڑھتے ہوئے پایا ہے۔

### مسئلہ

تراویح کا وقت عشا کے بعد سے صبح صادق تک وتر سے پہلے ہے۔

### مسئلہ

جماعت سے تراویح ادا کرنا سنت کفایہ ہے۔

### مسئلہ

اگر کسی دن فوت ہو جائے تو اس کی قضا عائد نہ ہوگی اگر پڑھ لے گا تو اس کا شمار نفل میں ہوگا۔

### مسئلہ

تراویح میں ایک بار پورا کلام مجید سننا سنت ہے۔ اگر دو تین سنے گا تو ثواب زیادہ ملے گا۔

## مسئلہ

وتر تراویح اور فرض کے تابع نہیں ہے کسی نے اگر فرض یا تراویح جماعت سے نہیں پڑھی تو بھی وتر جماعت سے پڑھ سکتا ہے۔

## اعتکاف کا بیان

ہمارے حضرت ہر سال رمضان کی بیسویں تاریخ سے اعتکاف میں بیٹھتے تھے اور دس دن تک اعتکاف میں رہتے تھے کبھی آپ نے ناغہ نہیں کیا، ایک مرتبہ کسی وجہ سے ناغہ ہو گیا تھا تو دوسرے سال بیس دن تک اعتکاف فرمایا تھا۔

## مسئلہ

رمضان کے تیسرے عشرہ میں اعتکاف کرنا سنت کفایہ ہے، ایک شخص کے کرنے سے سب کا ذمہ پاک ہو جاتا ہے۔

## مسئلہ

اعتکاف کی حالت میں صرف پاخانہ، پیشاب، غسل جنابت یا جمعہ پڑھنے کے لئے باہر نکلنا درست ہے۔

## مسئلہ

اعتکاف میں فضول اور یہودہ باتوں سے بچنا چاہیے، قرآن وحدیث

کے ساتھ مشغول رہے یا آنحضرتؐ اور دوسرے انبیاء کے کرام کے حالات زندگی یا بزرگوں کے حالات میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان کو پڑھنے یا ایسی طرح کے اور نیک کاموں میں اوقات بسر کرنا چاہئے۔

## شبِ قدر کا بیان

شبِ قدر میں قرآن شریف نازل کیا گیا، اور یہ شب ہزار مہینوں کی راتوں سے بہتر ہے فرشتے اور حضرت جبریلؑ اس میں اپنے پروردگار کے حکم سے زمین پر اترتے ہیں ہر کام کے لئے سلامتی ہے یہ حالت پوچھنے تک رہتی ہے۔ (قرآن مجید)

ہمارے حضرتؐ فرماتے تھے کہ شبِ قدر کو رمضان کے عشرہٴ اخیرہ میں تلاش کرو۔

## فَاعِلَا

رمضان کے تیسرے عشرہ کی طاق راتوں میں یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ میں شبِ قدر کو تلاش کرنا چاہئے۔

## فَاعِلَا

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ وہ ستائیسویں شب ہے۔ ہم نے ان علامتوں سے اس کو پایا ہے جو ہم کو آنحضرتؐ

صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں۔ آنحضرتؐ نے ستائیسویں کو نامزد  
اس لئے نہیں کیا کہ لوگ اس پر اعتماد کر کے زیادہ عبادت کرنے  
سے محروم رہ جائیں گے۔

### فائدہ

ابی بن کعبؓ یہ بھی کہتے تھے کہ ایک علامت یہ ہے کہ شب قدر  
کی صبح کو آفتاب میں تیزی نہ ہوگی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْقَوْلِ

## زکوٰۃ

جس پر زکوٰۃ فرض ہو اور وہ اس کے دینے میں کوتاہی کرتا ہو۔ اس پر قیامت میں بڑا عذاب ہوگا۔ وہی سونا اور چاندی جس کو اس نے مرمر کے حج کیا تھا اور اس میں سے خدا کا حق نہیں نکالا تھا دوزخ کی آگ میں دھسکایا جائے گا۔ اور اس سے اس شخص کی پیشانی اور پیٹھ اور پہلو داغے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ لو اپنے رکھ چھوڑنے کا مزہ چکھو۔ (قرآن مجید)

ہمارے حضرت نے فرمایا ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہوگی وہ قیامت میں بڑا زہریلا سانپ بنایا جائے گا۔ اور اس کی گردن میں لپیٹ جائے گا جس کا یہ مال تھا۔ پھر اس کے دونوں جبڑوں کو نوچے گا اور کہے گا۔ میں تیرا ہی مال ہوں اور تیرا ہی خزانہ ہوں۔ معاذ اللہ یہ کتنی بڑی مصیبت ہے جو آدمی کو زکوٰۃ نہ دینے پر بھگتنی پڑے گی، بیویاں

سونے اور چاندی کے زیور ہوتی اور یہ سنتی ہیں۔ اور ان سے ہر طرح کا بناؤ  
 سنگا کرتی ہیں۔ مرد دیکھتے اور خوش ہوتے ہیں۔ مگر.... نہ بیویوں کو  
 زکوٰۃ دینے کا خیال ہوتا ہے نہ مردوں کو نصیحت کرنے کی توفیق ہوتی  
 ہے۔ قیامت میں جب وہ زیور آگ میں دہکائے جائیں گے، اور پری  
 جمال بیویوں کے بدن داغے جائیں گے تو وہ کیسے دیکھ سکیں گے اپنے  
 دل پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ؟ اگر روز آخرت پر ایمان ہے تو وبال آخرت سے  
 بچو اور اپنے متعلقین کو بچاؤ۔ دنیا روزے چند آخر کار با خداوند“

## زکوٰۃ کن لوگوں پر فرض ہے

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے جو ہر مسلمان عاقل بالغ اور مالکِ نفساً  
 پر واجب ہے نصاب اس مقررہ مقدار کو کہتے ہیں جس کے موجود ہونے  
 پر زکوٰۃ فرض ہو بشرطیکہ وہ مقدار اپنی اصلی حاجتوں سے زیادہ ہو۔ مگر  
 نصاب ہر چیز کا جدا جدا ہے۔

## سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کا بیان

سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے ہے اور چاندی کا ساڑھے  
 باون تولے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کے پاس اتنا سونا اور چاندی

ہو اور وہ اس کی حاجت سے زیادہ ہو اور پورا سال اس پر گزر جائے تو اس شخص پر اس کا چالیسواں حصہ خدا کی راہ میں دنیا واجب ہے۔

### مسئلہ

جو مال کسی کے ہاتھ سے جاتا رہا اور اس کے ملنے کی توقع باقی نہیں رہی۔ چاہے دریا میں گر گیا ہو یا کسی نے چھین لیا ہو یا کسی نے قرض لے کر دینے سے انکار کر دیا اور ثبوت نہ ہونے سے بھی عدالت سے بھی نمل سکتا ہو تو اس مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

### مسئلہ

اگر سونا یا چاندی کھوٹا ہو تو دیکھا جائے کہ کھوٹ زیادہ ہے یا سونا چاندی۔ اگر کھوٹ زیادہ ہو تو اس کا حکم بدل جائے گا، اور اگر کھوٹ کم ہے اور سونا چاندی زیادہ تو زکوٰۃ اس کی پورے وزن پر دینی چاہئے۔

### مسئلہ

کسی کے پاس تھوڑا سونا ہے تھوڑی چاندی دونوں نصاب سے کم ہیں مگر دونوں کو ملانے اور ان کی قیمت لگانے سے نصاب پورا ہو جاتا ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

## مسئلہ

کسی کے پاس سو روپے (چاندی کے) اس کی ضرورت سے زیادہ رکھے ہیں پھر سال پورے ہونے سے پہلے اس کو پچاس روپے اور مل گئے تو جب سو روپے کا سال پورا ہوگا۔ اس وقت پورے ڈیڑھ سو کی زکوٰۃ دینی چاہیے۔

## مسئلہ

کسی کے پاس دو سو روپے تھے تمام سال پر ایک سو روپیہ چھدی ہو گیا یا خیرات کر دی۔ تو ایک سو روپے کی زکوٰۃ معاف ہو گئی۔ فقط ایک سو کی دینی ہوگی۔

## سوداگری کے مال کی زکوٰۃ

سونے چاندی کے سوا اور جتنی چیزیں ہیں۔ برتن، کپڑا، جوتے، فرش، فرش، مکان، گھوڑا گاڑی جو کچھ بھی ہو اگر سوداگری کا مال ہے اور اس کی قیمت نصاب کے برابر ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

## مسئلہ

گھر کے برتن، پہننے کے کپڑے، رہنے پہنے کا مکان یا برتن کی تمام چیزیں خواہ کسی قیمت کی ہوں ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

### مسئلہ

ان مکانوں پر زکوٰۃ نہیں جو کرائے پر اٹھے ہوئے ہیں خواہ کسی قیمت کے ہوں اور ان کے کرائے سے کتنی ہی آمدنی ہو۔

### مسئلہ

سوداگری کا مال وہ کہلائے گا جو اسی ارادہ سے مول لیا گیا ہو۔ کسی نے اگر خرچ کرنے کو غلہ خریدا پھر ارادہ ہو گیا کہ بیچ ڈالے تو یہ مال سوداگری کا نہیں ہے۔

## پیداوار کی زکوٰۃ

اگر بارش کے پانی سے پیداوار ہوئی ہے یا ندی اور دریا کے کنارے پر ترائی میں کوئی چیز بوائی اور بے سینچے پیدا ہو گئی تو ایسے کھیت میں جتنا پیدا ہوا ہو اس کا دسواں حصہ خیرات کر دینا چاہیے۔

### مسئلہ

اگر کھیت کو پرچلا کر یا کسی اور طریقے سے سینچا ہے۔ تو پیداوار کا بیسواں حصہ خیرات کرنا چاہیے۔

## مسئلہ

اناج غلہ ساگ ترکاری پھل پھول میوے جو کچھ پیدا ہوں سب کا یہی حکم ہے۔

## مسئلہ

پیداوار کی زکوٰۃ کسان پر واجب ہے۔ زمیندار پر نہیں۔ اگر کھیت بٹائی پر ہو تو دونوں اپنے اپنے حصہ کی زکوٰۃ ادا کریں۔

## مسئلہ

پیداوار کی زکوٰۃ اس زمین پر واجب ہوتی ہے جو عشری ہو۔ عشری وہ زمین کہلاتی ہے جس کو بادشاہ اسلام نے لٹ کر لیا ہو، اور اس کا بد و بست مسلمانوں سے کر دیا ہو۔ جہاں کے باشندے اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے ہوں اور وہاں کی زمینیں ان کے قبضے میں رہیں۔

## زکوٰۃ کن لوگوں کو دینی چاہیے

زکوٰۃ ان لوگوں کو دی جاسکتی ہے جو نان شبینہ کے محتاج ہوں یا محتاج تو نہیں مگر ان کے پاس اتنا بھی نہیں ہے جس کی مقدار نصاب تک پہنچتی ہو اور ان لوگوں کو بھی دی جاسکتی ہے جو گھر کے مالدار ہوں مگر دوران سفر ان کے پاس خرچ نہیں رہا یا

جو خدا کی راہ میں نکلے ہوں اور ان کے پاس ساز و سامان ہو مگر آل ہاشم اور دینے والے ماں باپ دادا دادی نانا نانی اور اس کی بیویاں اور اولاد اور دینے والے کا خاوند اس سے مستثنیٰ ہیں وہ زکوٰۃ نہیں پاسکتے اور ان کے ساتھ دوسرے طریقے پر سلوک کرنا چاہیئے۔

### مسئلہ

زکوٰۃ کے روپے سے مسجد بنوانا یا کسی لاوارث مردے کا گورو کفن کرنا یا مردہ کی طرف سے اس کا قرض ادا کرنا اور نیک کام میں لگانا درست نہیں۔

### مسئلہ

زکوٰۃ، عشر اور صدقہ فطر اور نذر اور کفارہ کا روپیہ کافروں کو دینا درست نہیں، ان کے سوا اور طرح کی خیرات میں سے کافروں کو کبھی دینا درست ہے۔

## صدقہ فطر

مسلمان مرد و عورت جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا یا اس قدر مالیت کے اسباب

ضروری حاجت سے زیادہ ہو اس پر صدقہ فطر واجب ہے، اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے دینا چاہیے۔ اگر گیموں یا اس کا آٹا دینا چاہے تو آدھا صاع دے جو نمبری بیروں سے ڈیڑھ سیر آدھ پاؤ اور ایک پیسہ بھر ہوتا ہے، احتیاطاً پونے دو سیر دیدے، اور اگر جو، جو اور مچھنایا کوئی موٹا غلہ دینا چاہے تو اس کا دو چاند دیوے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ غلہ کے عوض اس کی قیمت دیدے۔ عید کے دن عید گاہ جانے سے پہلے ادا کرنا چاہیے اور یہ بھی جائز ہے کہ بعد میں یا کچھ دنوں پہلے دے دے، اور ایک آدمی کا فطرہ ایک فقیر کو یا تھوڑا تھوڑا کئی فقیروں کو یا کئی ایک آدمی کا فطرہ ایک کو دینا درست ہے۔

## قربانی کا بیان

ہر مرد و عورت مسلمان مقیم صاحب نصاب پر واجب ہے کہ اس طرف سے قربانی کرے۔ بکرا، دنبہ، بھیڑ، گائے، بھینس نہ ہو یا مادہ سب درست ہے۔ گائے بھینس دو برس سے کم، بھیڑ بکری ایک برس سے کم کی نہ ہو، دنبہ چھ مہینے کا بھی درست ہے، گائے اور بھینس میں سات آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں۔ مگر کسی کا حصہ ساتویں

حقتے سے کم نہ ہو۔ جانور قربانی کا بے عیب ہو، لنگڑا، اندھا، کاننا اور بہت لاغر نہ ہو، اور کوئی عضو تہائی سے زیادہ کٹا نہ ہو، خستی (بدھیا) کی اور جس کے سینگ نکلے ہی نہ ہوں، قربانی درست ہے اور پوپلی جس کے دانت نہ رہے ہوں اور بوجی جس کے پیدائشی کان نہ ہوں جائز نہیں۔

### مسئلہ

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ سے بارہویں کی شام تک قربانی کرنا چاہئے قربانی نماز عید کے بعد کی جاسکتی ہے اور بارہویں کو غروب آفتاب تک ہو سکتی ہے، مگر دیہات کے رہنے والوں کو جائز ہے کہ نماز سے پہلے قربانی کر لیں۔ پھر نماز کے لئے جائیں۔

### مسئلہ

جس جانور میں کئی آدمی شریک ہوں۔ ان کو انداز سے گوشت تقسیم کرنا جائز نہیں تول تول کر تقسیم کریں کسی طرف ذرا بھی کمی بیشی نہ ہو۔ ہاں جس طرف کٹے پائے ہوں اس میں کمی کرنا درست ہے قصاب کو اجرت میں قربانی کی کوئی چیز دینا درست نہیں۔ کم از کم ایک تہائی گوشت خیرات کر دینا چاہیے۔ باقی اپنے صرفہ میں لاسکتا ہے اور اپنے دوستوں کو دے سکتا ہے فح کرنے کے وقت بسم اللہ اکبر کرنا کافی ہے دعا پڑھنا شرط نہیں

## عقیقہ کا ذکر

ولادت سے ساتویں روز عقیقہ کرنا سنت ہے اگر کسی مجبوری سے ساتویں روز نہ ہو سکے تو چودھویں یا اکیسویں روز کر لے۔ اگر ان دنوں میں بھی نہ ہو سکے تو جب ممکن ہو، ساتویں روز بیچ کو تھلا کر مسلمان نائی سے اس کے سر کے بال منڈوانے چاہئیں، اگر لڑکا ہو تو دو بکرے اس وقت ذبح کرے، اور لڑکی ہو تو ایک، نہ ہو یا مادہ۔ یہ ضروری نہیں کہ بیٹی کی طرف سے بکری اور بیٹے کی طرف سے بکرہ لیا جائے، اگر کوئی شخص لڑکے کی طرف سے بھی ایک ہی بکرہ ذبح کرے تو یہ بھی درست ہے، بعد عقیقہ کرنے کے بچے کے بالوں کے ہم وزن چاندی لیکر خیرات کر دینا بھی مسنون ہے اور بعد عقیقہ کرنے کے بچے کے سر پر کوئی خوشبودار چیز زعفران ہو یا کوئی اور چیز مل دینا بھی مسنون ہے، زعفران کے گل دینے میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بچہ پر سردی کا خوف نہیں ہوتا۔ عقیقہ کے جانور میں وہی شرطیں ہیں جو قربانی کے جانور کی ہیں اس کے گوشت میں سے ایک تہائی خیرات کر دینا چاہئے۔ اور دو تہائی گھرا در برادری اور دستوں میں تقسیم کرنا مناسب ہے۔ کچا بانٹے یا کھانا پکوا کر کھلائے۔ یہ غلط مشہور ہے کہ عقیقہ کے جانور کی کوئی ہڈی نہ توڑے یا لڑکے کی نانی دادی وغیرہ

اس کا گوشت نہ کھائیں۔ ذبح کرتے وقت بسم اللہ اکر کہنا کافی ہے۔

## ختنہ کا بیان

لڑکوں کا ختنہ کرنا واجب ہے۔ اگر پیدا ہونے کے ساتویں دن عقیقہ کے ساتھ ختنہ بھی کر دیا جائے تو بہتر بلکہ مستحب ہے ہمارے حضرت نے امام حسنؑ اور امام حسینؑ کا ساتویں دن ہی ختنہ کر دیا تھا اگر ساتویں نہ ہو سکے تو چالیس روز کے اندر اندر کر دیا جائے، اس میں بھی نہ ہو سکے تو چوتھے یا پانچویں برس ضرور ہی کر دینا چاہیے، اس سے زیادہ دیر کرنا مناسب نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حقوق و فرائض

(۱) خدا کا حق ہم پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کرنے میں سستی نہ کریں اور سمجھیں کہ ہم کو اس نے پیدا کیا ہے وہی روزی دیتا ہے۔ وہی ہمارا حاجت روا مشکل کشا ہے اس کی قدرت و کیتائی کے سامنے کسی کو دم مارنے کی قدرت نہیں اس کو اپنی مخلوقات پر ہر طرح کے تصرف کرنے کی طاقت ہے اس کے سوا کسی دوسرے سے دعا

کرنی مدد چاہنی۔ بھروسہ کرنا، خوف کھانا، کسی اور کو حاجت روا سمجھنا اور منت ماننا ہرگز جائز نہیں۔

(۲) رسول اللہ صلعم کا حق ہم پر یہ ہے کہ آپ سے آپ کے اہلبیت کرام سے آپ کے پیاروں سے اور آپ کے وطن اور اہل وطن سے محبت رکھیں اور آپ کی روش اختیار کریں جن باتوں سے آپ نے منع کیا ہے ان سے باز رہیں اور جن باتوں کا حکم دیا ہے ان کو بجالائیں۔

(۳) ماں باپ کا ہم پر حق یہ ہے کہ ہم ان کا ادب کریں۔ وہ بڑھے ہو جائیں تو ان کی خدمت کریں۔ محتاج ہو جائیں تو ان کی خبر گیری کریں۔ وہ ہم پر سختی کریں تو ہم ان بھی نہ کریں۔ جن کاموں سے خدا و رسول نے منع نہ کیا ہو اس میں ان کی فرمانبرداری کریں۔ ان کے مرنے کے بعد دعائے مغفرت کریں اور ان کی روح کو ثواب پہنچائیں ان کے ذمے جو قرضہ ہو یا کسی اچھے کام کی وہ وصیت کر گئے ہوں اور خدا نے ہم کو مقدور دیا ہو تو اس کو ادا کریں۔ ان کے ملنے والے سے سلوک کریں۔

(۴) بچوں کا حق ماں باپ پر یہ ہے کہ ان کی پرورش اچھی طرح سے کریں۔ بچپن ہی سے خدا رسول کی باتیں ان کے کانوں میں ڈالیں۔ بری صحبت میں ان کو نہ پڑنے دیں۔ ہوش سنبھالتے ہی

ان کو نماز روزے پر لگائیں۔ ان کو ایسی تعلیم دلائیں جو دین و دنیا میں ان کے واسطے کارآمد ہو۔ جب وہ سن بلوغ کو پہنچیں تو فوراً نکاح کر دیں اور ان کے رشتے ناتے اچھی جگہ کریں۔

(۵) خاندانوں پر بیویوں کا حق یہ ہے کہ ان کے ساتھ محبت کریں نیک مزاجی اور خوش طبعی کا برتاؤ کریں، ان میں بد عادتیں ہوں تو نرمی اور خوش تدبیری کے ساتھ وہ عادتیں ان سے دور کریں نیک کاموں کی رغبت دلائیں۔ ان کو اتنا دیں کہ وہ راحت و آرام سے زندگی بسر کر سکیں اور اپنے ہم چشموں میں ذلیل نہ ہوں۔

(۶) بیویوں پر خاندانوں کا حق یہ ہے کہ ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کریں اور خانہ داری کا کام ایسی کفایت شعاری اور خوش سلیقگی سے کریں کہ مردوں کا روپیہ برباد بھی نہ ہو اور ان کو ہر طرح کا آرام ملے اگر خاندانے ان کو فراغت دی ہو تو شکر گزار ہوں، اور ان کی خواہش کے موافق روپیہ پیسہ نہ ہو تو صبر و قناعت سے زندگی بسر کریں۔ گھر کا انتظام بچوں کی پرورش اور برادری کے تعلقات کو ایسی خوبی سے انجام دیں کہ ان کا گھر جنت کا نمونہ بن جائے

(۷) عزیزوں کے حقوق یہ ہیں کہ ان کے ساتھ محبت کی جائے، اور کوشش کی جائے کہ ان کو ہماری ذات سے فائدہ پہنچے وہ ہم سے

پر خاش کریں تو ہم اس کو طرح دیں۔ وہ ہم سے برائی کریں تو ہم ان کے ساتھ بھلائی کریں وہ سختی سے پیش آئیں تو ہم بردباری کے ساتھ اس کو برداشت کریں، وہ رشتے ناتے توڑیں تو ہم ان کے جوڑنے کی تدبیریں کریں۔ ان میں بُری عادتیں پڑ گئی ہوں تو ان کے دفع کرنے کی ہم کوشش کریں، ان کے بزرگوں کو اپنا بزرگ ان کے بچوں کو اپنے بچے ان کی عزت و ناموس کو اپنی عزت و ناموس ان کی ذلت کو اپنی بے آبروئی سمجھیں۔

(۸) پڑوسیوں کا حق یہ ہے کہ ان کو اپنی طرف سے کسی بات کی تکلیف نہ ہونے دیں۔ ان کے درد، دکھ میں شریک ہوں۔ کوئی کام پڑ جائے تو ان کا ہاتھ بٹائیں۔ کوئی ضرورت ان کو پیش آئے تو روپیہ پیسہ سے ان کی مدد کریں۔ کسی دن ان کے گھر میں اگر فاقہ ہو جائے تو اپنے کھانے میں ان کو کبھی شریک کر لیں۔ کوئی جھگڑا پیش آجائے تو اس کو سہولت اور نرمی سے حل کر لیں۔ اگر اپنا کچھ نقصان بھی ہوتا تو اس کو برداشت کر جائیں، اور تھوڑے سے نقصان کے واسطے اپنے پڑوسیوں سے بگاڑ نہ کرو۔

(۹) ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ حق ہے کہ جو بات اپنے واسطے پسند نہ کرتا ہو ان کے واسطے کبھی پسند نہ کرے ان کو اپنے ہاتھ اور اپنی

زبان کی برائیوں سے محفوظ رکھے، بڑوں کا ادب کرے۔ چھوٹوں سے محبت رکھے، بدگمانی نہ کرے۔ ان کے عیبوں کی ٹوہ نہ لگائے۔ پیٹھ پیچھے بڑا نہ کہے۔ ان کے بھید دوسروں پر ظاہر نہ کرے، ان کے عیب ان کے منہ پر مگر تنہائی میں خود ان سے کہہ دے ان کو اچھی باتوں کی رغبت دلائے۔ بری باتوں سے روکے، آسشتی اور صلح جوئی سے زندگی بسر کرے، کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے، جو تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے گا، اور اسی حالت میں مر جائے گا۔ وہ دوزخ میں جائے گا۔ فقط۔



# قرآن اور حدیث کی

## مقبول دعائیں

نماز میں اور نماز کے علاوہ ہر وقت پڑھنے کیلئے

دین و دنیا کے خزانوں کی کنجیاں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

۱- رَبَّنَا إِنِّي أَلْتَمَسْتُكَ فِي الْأَخْيَةِ حَسَنَةً وَفِي الْأَخْيَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے پروردگار ہمیں دُنیا میں بہتری اور آخرت میں بہتری اور ہم کو بوجہ ہم کے عذاب سے

۲- رَبَّنَا لَا تَأْخُذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا

اے رب ہمارے نہ بگڑ ہم کو اگر ہم بھولیں یا جو کیں اے رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر

إِصْرًا لَّمَّا حَمَلْتَنَا عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا

بوجہ بھاری جیسا رکھا تھا ہم سے اگلوں پر اے رب ہمارے اور نہ اٹھوا ہم سے

لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفُ عَنَّا وَارْحَمْنَا أَنْتَ

وہ بوجہ جس کی ہم کو طاقت نہیں اور درگزر کر ہم سے اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر

مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ط

تو ہی ہمارا رب ہے مدد کر ہماری کافروں پر۔

۳- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن

اے رب ہمارے نہ بگڑھے کہ ہمارے دل جب تو ہم کو ہدایت کر چکا اور

لَدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ط

عنایت کر ہم کو اپنے پاس سے رحمت تو ہی ہے سب کچھ دینے والا۔

۴- رَبَّنَا إِنَّا أَمِرْنَا بِشَيْءٍ لَّنَا مِن رَّحْمَتِكَ وَهِيَ لَنَا مِن رَّحْمَتِكَ

اے رب ہمارے وہم کو اپنے پاس سے بخشش اور پوری کر دے ہمارے کام کی درستی

۵۔ رَبَّنَاهَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَ  
اے رب دے ہم کو ہماری عورتوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی  
اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ط

ٹھنڈک اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

۶۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

خدا یا میری مدد کر اپنی یاد پر اپنے شکر پر اور اپنی اچھی بندگی پر

۷۔ رَبِّ وَفِقْتِيْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَاَجْعَلْ اٰخِرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ

میرے پروردگار مجھے توفیق دے اس کی جسے تو پسند کرتا ہے اور جس سے توفیق

الْاٰوَلٰى۔

ہوتا ہے اور میرا خاتمہ میری ابتدا سے بہتر فرما۔

۸۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ رَّحِيْمٌ فَاعْفُ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ

خدا یا تو بہت معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے مجھے درگزر فرما خدا میں

اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْيَقِيْنَ فِيْ الْاٰخِرَةِ وَالْاٰوَلٰى

تجھ سے معافی۔ سلامتی اور اول آخر یقین کا خواستگار ہوں۔

۹۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ

خدا یا میں تجھ سے تیری محبت اور تجھ سے محبت رکھنے والوں کی محبت اور وہ

الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ۔

عمل لگاتا ہوں جو تیری محبت تک پہنچا دے۔

۱۰۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتِنَا فِي الْاُمُوْر كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ  
 خَلِيَاةِمَا رَا اِنْخَامِ اِجْحَاكِرْتَمَامِ مَعَالَاَتِ مِيں اور ہم کو بچا ذیبا کی ذلت  
 خِزْيِ الدُّنْيَا وِعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔

سے اور آخرت کے عذاب سے۔

۱۱۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وِرْزُقًا طَيِّبًا وِعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا  
 خدایا میں تجھ سے نفع بخش علم، پاک رزق اور مقبول عمل مانگتا ہوں۔

۱۲۔ اَللّٰهُمَّ اَمْقِلِبِ الْقُلُوْبِ ثَبِيْتٌ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ  
 خدایا، اے دلوں کے پلٹنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔

۱۳۔ رَبِّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَاَجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا وَاَجْعَلْنِيْ فِيْ  
 میرے پروردگار مجھے بہت صابر بہت شاکر اور مجھے میری آنکھوں میں

عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا۔  
 چھوٹا اور دوسروں کی آنکھوں میں بڑا بنا۔

۱۴۔ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَ وَاَرْحَمْنِيْ  
 خدایا مجھ پر رحم فرما کہ مجھ سے کبھی گناہ نہ ہو جب تک تو مجھے زندہ رکھے اور

اَنْ اَتَكْلِفَ مَا لَا يَعْزِيْنِيْ وَاَرْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ  
 مجھ پر رحم فرما کہ میں ایسی چیز کے پیچھے نہ پڑوں جو میرے مطلب کی نہ ہو اور مجھے عطا

فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ۔  
 فرما (مجھ) اسکی جس تو مجھ سے راضی ہو۔

۱۵- اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا

خدا یا میں تجھ سے ایسے علم سے جو فائدہ نہ پہنچائے اور ایسے دل سے جو نہ  
يَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا  
ڈرے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی طلب جو مقبول نہ ہو پناہ مانگتا ہوں

۱۶- اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نِعْمًا لَا يَنْقُذُ وَقَرَّةَ عَيْنٍ لَا

خدا یا میں تجھ سے غیر فانی نعمت مانگتا ہوں اور آنکھ کی ٹھنڈک جو ختم نہ  
يَنْقُطُ وَمِرَافِقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ہو۔ اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت۔

۱۷- اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ تَحْوِيلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ زَوَالِ

خدا یا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری سلامتی اور امن کے ہٹ  
نِعْمَتِكَ وَمِنْ فِجَاعَةِ نِقْمَتِكَ وَمِنْ جَمِيعِ سَخِطِكَ  
جانے سے اور تیری نعمت کے دور ہو جانے سے اور تیرے استقام کے

ناگہانی سے اور تیرے تمام غضب سے۔

۱۸- لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا الْكِبْرَهُمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ

اور دنیا ہی کو ہمارے بڑا مقصد اور ہماری کل معلومات اور ہماری  
رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا۔

انتہائی خواہش نہ بنا اور ہم پر ایسے کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔

۱۹- اَللّٰهُمَّ حَبِّبِ الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوْبِنَا وَكِّرْهُ اِلَيْنَا

خدا یا ہمیں ایمان محبوب کر اور اس کو ہمارے دل میں بھلا لگا اور ہم کو

الْكَفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاَجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ

کفر فسق اور نافرمانی سے بچنے والے بنادے۔ اور ہم کو نیک چلنے والے بنا دے۔

۲۰- قَاطِبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَاَنْتَ وَاَنْتَ وَاَنْتَ وَاَنْتَ وَاَنْتَ وَاَنْتَ

آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے تو میرا کار ساز ہے دنیا اور آخرت

تَوْفِيْهِ مُسْلِمًا وَاَلْحَقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ط

میں۔ ماہر مجھ اپنا فرمانبردار اور ملا مجھ اپنے نیک بندوں سے۔

